13

سرکاری رپورٹ

بلوچستان صوبائی اسمبلی

مباحثات

چہارشنبہ ۱۲ر جون ۱۹۷۴ء

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ
۱	تلاوت کلام پاک وترجمہ	۱
۲	نشان زدہ سوالات وجوابات	۲
۳	مسئلہ استحقاق پر مجلس برائے قواعد انضباطِ کار واستحقاقات کی رپورٹ پیش ہونا اور اس پر غور	۹
۴	ضمنی بجٹ برائے سال ۷۴-۱۹۷۳ء	۱۰

جلد ہشتم

شمارہ ہشتم (۸)

فہرست ممبران جنہوں نے اجلاس میں شرکت کی

۱۔ میر جام غلام قادر خان
۲۔ مولوی محمد حسن شاہ
۳۔ سردار غوث بخش رئیسانی
۴۔ مولوی صالح محمد
۵۔ میر یوسف علی مگسی
۶۔ میاں سیف اللہ پراچہ
۷۔ میر صابر علی بلوچ
۸۔ میر شاہنواز خان شاہلیانی
۹۔ سردار اسد جان کیتھران
۱۰۔ خان محمد خان اچکزئی
۱۱۔ نوابزادہ تیمور شاہ جوگیزئی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

بروز چہارشنبہ مورخہ ۱۲ جون ۱۹۷۴ء

زیر صدارت میر قادر بخش بلوچ ڈپٹی اسپیکر

ٹھیک دس بجے صبح منعقد ہوا

تلاوت کلام پاک و ترجمہ

از قاری سید افتخار احمد کاظمی خطیب

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ـ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ۝ اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ؕ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ۝ وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا ۝ وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا ۝ اِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا ۝ = صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ ؕ

(سورۃ ۱۷ = آیات ۲۶ تا ۳۰)

یہ آیات کریمہ جو تلاوت کی گئی ہیں، پندرھویں پارہ کے تیسرے رکوع کی ہیں، ارشاد باری تعالیٰ ہے۔
میں پناہ میں آتا ہوں اللہ کی شیطان مردود کے شر سے۔ شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

ترجمہ:- اور آپ قرابتدار کا بھی، اسکا حق ادا کریں، اور محتاج اور مسافر کا بھی۔ اور مال کو فضولیات میں نہ اڑائیں۔ بیشک فضولیات میں اڑا دینے والے شیطانوں کے بھائی بند ہوتے ہیں۔ اور شیطان اپنے پروردگار کا بڑا ہی ناشکرا ہے۔ اور اگر آپکو انسے پہلو تہی کرنا پڑے، اس انتظار میں کہ آپکے پروردگار کی طرف سے وہ کشائش آئے۔ جسکی امید ہو۔ تو آپ انکے نرمی کی بات کہدیں۔ اور آپ نہ اپنا ہاتھ گردن ہی سے باندھ لیں۔ اور نہ اسے بالکل کھول ہی دیں۔ ورنہ آپ ملامت زدہ، تہی دست ہو کر بیٹھ جائیں گے (جیسا کہ بے تحاشا اسراف کا نتیجہ لازمی طور پر نکلتا ہے)۔ بیشک آپکا پروردگار جسکے لئے چاہتا ہے رزق بڑھا دیتا ہے اور وہی تنگی بھی کر دیتا ہے۔ بیشک وہی اپنے بندوں کا خوب خبر رکھنے والا ہے۔ انہیں خوب دیکھتے رہنے والا ہے ـــ

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ اب وقفہ سوالات ہوگا۔

*** ۶۵۰۔ میر صابر علی بلوچ۔** کیا وزیر زراعت ازراہ کرم فرمائیں گے کہ۔

(الف) بلوچستان کے ساحلی علاقوں کے لئے ایشیائی ترقیاتی بینک سے آیا ہوا کتنا قرضہ اور کن شرائط پر صوبائی حکومت کو ملا ہے۔

(ب) اس رقم سے کس قدر اور کیسے استفادہ کیا گیا؟

(ج) اس سلسلہ میں کتنی امداد باہمی انجمنیں رجسٹر کی گئی ہیں۔ انجمنوں کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل تفصیل کیا ہے۔ انجمن کا نام ممبروں کی تعداد۔ نام ممبران سکونت۔

(د) اس مد میں کتنی میرین انجن حاصل کی گئیں اور کن اشخاص کو دی گئی انکا نام، پیشہ اور سکونت بتلائی جائے۔

وزیر زراعت۔ (سردار غوث بخش رئیسانی) ایشیائی ترقیاتی بنک نے حکومت پاکستان کو زرعی ترقیاتی بنک کے توسط سے ۱۹۷۰ء میں ۵۲،۳۰۰،۰۰۰ ڈالر برائے درآمد آبی مشین، نائیلون دھاگہ اور دیگر آلات ماہی گیری فراہم کرنے کیلئے قرضہ منظور کیا جسمیں نصف رقم زرعی ترقیاتی بنک نے بلوچستان کے ماہی گیروں کے لئے مندرجہ ذیل شرائط پر مختص کئے۔

(الف) اس رقم سے جتنے آبی انجن، نائیلون دھاگہ و دیگر آلات ماہی گیری درآمد ہونگے۔ وہ بلوچستان کے ماہی گیروں کو قرضہ پر دیئے جائیں گے۔

(ب) ان اشیاء کی جو بھی قیمت ہوگی وہ ماہی گیروں سے بارہ سال کی مدت میں وصول کی جائے گی۔ جس میں پہلے دو سال کی چھوٹ ہے۔ اور باقی دس سالوں میں قرضہ دس فیصد سالانہ کے حساب سے قابل ادا ہوگا۔

(ج) اس رقم پر ماہی گیروں کو تیسرے سال ۹ فیصد سود ادا کرنا ہوگا۔

زرعی ترقیاتی بنک حکومت پاکستان سے تحقیقات کرنے کے بعد پتہ چلا کہ ایک سو ستائیس آبی انجن بلوچستان کے ماہی گیروں کے لئے کراچی پہنچ چکے ہیں حکومت نے کمشنر قلات ڈویژن کی سرکردگی میں ایک کمیٹی تشکیل دی ہے جو تمام درخواستوں کی چھان بین کر کے مقامی ماہی گیروں کے ناموں کی سفارش حکومت کو پیش کریگی۔

حکومت کی منظوری کے بعد انجن منظور شدہ ماہی گیروں کو قرضہ کی شرائط کے مطابق دے دیئے جائیں گے۔ انجن ہائے کی تفصیل مددگار ناظم انجن ہائے امداد باہمی لسبیلہ سے مانگی گئی ہے۔ جو وصول ہونے پر فوراً پیش کر دی جائے گی ۔

ابتک بلوچستان کے ماہی گیروں کے لئے ۱۲۷ آبی انجن درآمد ہو چکے ہیں۔ یہ انجن اب تک کسی شخص کو نہیں دیئے گئے ۔

میر صابر علی بلوچ ۔ ضمنی سوال ۔ میں نے یہ پوچھا تھا کہ بلوچستان کو ساحلی علاقوں کے لئے ایشیائی ترقی کے بنک سے آیا ہوا کتنا قرضہ ملا ۔ بتایا نہیں گیا کہ کتنا قرضہ ملا ۔

وزیر زراعت ۔ یہ بتایا گیا ہے ۵۲ لاکھ ۔۳ ہزار روپے۔ اس میں سے آدھا بلوچستان کو ملا۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔ اگلا سوال پوچھیں ۔

*** ۶۵۲ ۔ میر صابر علی بلوچ** ۔ کیا وزیر مالیات از راہ کرم فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ گورنر بلوچستان نے سال ۷۴-۱۹۷۳ء کا بجٹ منظور کرتے وقت یہ اعلان کیا تھا کہ بلوچستان میں سیکرٹیریٹ اور ان سیکرٹیریٹ کے دفاتر کے سپرنٹنڈنٹوں اور اسسٹنٹوں کے پے سکیلوں میں جو تفاوت موجود ہے اسے دور کیا جائے گا ۔

(ب) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا گورنر بلوچستان کے مذکورہ فیصلہ پر عملدرآمد ہوا ہے یا کہ نہیں ۔

(ج) اگر جز (ب) کا جواب نفی میں ہے تو عملدرآمد نہ کرنے کی ذمہ داری صوبائی حکومت کے کون سے محکمہ پر عائد ہوتی ہے اور اس کوتاہی کے باعث ملازمین میں جو بے چینی پھیلی ہے اسکے لئے متعلقہ محکمہ کے خلاف حکومت کیا کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔

وزیر مالیات۔ (سردار غوث بخش رئیسانی)

(الف) گورنر بلوچستان نے ۷۳-۱۹۷۲ء کے بجٹ منظور کرتے وقت اندریں بارہ کوئی اعلان نہیں کیا تھا۔

(ب) ایضاً

(ج) ایضاً

میر صابر علی بلوچ ۔ ضمنی سوال ۔ میرا یہ سوال تھا کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ گورنر بلوچستان نے سال ۷۳-۱۹۷۲ء کے لئے بجٹ بناتے وقت یہ اعلان کیا تھا کہ بلوچستان کے سیکریٹریٹ کے اور غیر سیکریٹریٹ کے دفاتر میں سپرنٹنڈنٹوں اور اسسٹنٹوں کے پے سکیلوں کے تضاد کو دور کیا جائیگا ۔
جناب ڈپٹی اسپیکر! گورنر کی یہ بجٹ تقریر میرے ہاتھ میں ہے ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ مسٹر صابر صاحب آپ ضمنی سوال پوچھیں۔

میر صابر علی بلوچ ۔ جناب مجھے غلط جواب دیا گیا ہے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ آپ ضمنی سوال پوچھیں جواب سنیں اس کے بعد اگر جواب صحیح نہ ہو تو آپ تحریک استحقاق پیش کر سکتے ہیں ۔

وزیر مالیات ۔ جناب کوئی اعلان نہیں کیا گیا ان کے الفاظ میں پڑھ کر سناتا ہوں سیکریٹریٹ کے تنخواہوں کے مجموعی اسکیل کے اطلاق کے سلسلہ میں بلوچستان کی سابقہ انتظامیہ نے نچلے درجے کے ملازمین کے درمیان جو مدت سے تنازعہ تھا اسے ہم نے طے کر دیا ہے اور میں نے محکمہ مالیات کو حکم دیا ہے کہ غیر سیکریٹریٹ کے ملازمین کی تنخواہ کی شرح کو یکساں بنانے کے لئے امکانات کا جائزہ لیا جائے انہوں نے امکانات کا جائزہ لیا جائے

کہا تھا اس لئے میرا جواب صحیح ہے۔ جائزہ لیا جا رہا ہے ایک کمیٹی بھی مقرر کر دیگئی ہے اور جلد ہی کمیٹی اپنی سفارشات پیش کر دیگی ۔

میر صابر علی بلوچ ۔ ضمنی سوال ۔ جناب اس سلسلے میں انہوں نے مکمل فیصلہ کر لیا تھا کہ ان کے پے سکیل میں جو فرق موجود ہے اسے ختم کر دیا جائے اور محکمہ مالیات کو اس پر عمل درآمد کے لئے بھیجا تھا ۔

وزیر مالیات ۔ جناب میں نے صاف پڑھ کر سنایا ہے۔ انہوں نے کہا تھا کہ جائزہ لیا جائے آخر جائزہ لیا جا رہا ہے ۔

قائد ایوان ۔ (جام میر غلام قادر خان) جناب ڈپٹی اسپیکر! آپ اگر اجازت دیں تو میں اس سلسلے میں حکومت کا نکتہ نظر واضح کروں ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔ آپ بیان کر سکتے ہیں۔

قائد ایوان ۔ سابقہ گورنر کے لفظوں کو دیکھا جائے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے کہا تھا کہ ہم فیصلہ کر چکے ہیں لیکن عملی طور پر سابق گورنر صاحب اس سلسلے میں تصفیہ نہیں کر سکے تھے ۔ لہٰذا موجودہ حکومت کو غیر سیکریٹریٹ اسٹاف نے اپنا مطالبہ پیش کیا ۔ ہم نے ان کے اس مطالبہ پر غور کرنے کے لئے ایک کمیٹی بنائی ہے وہ انکے مطالبے کا جائزہ لے رہی ہے ۔ میں اس ایوان کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ کسی کے ساتھ بھی بے انصافی نہیں ہوگی ۔ بلکہ ہم چھوٹے اسٹاف کے حقوق کی صحیح طور پر جہاں تک قانون کے مطابق ہوا حفاظت کریں گے ۔

میر صابر علی بلوچ ۔ مجھے آپ کی یہ یقین دہانی منظور ہے مجھے یہ جواب دیا گیا تھا کہ گورنر صاحب نے اس بارے میں کوئی فیصلہ نہیں کیا تھا ۔ تو انکی تقریر اردو میں بھی میرے پاس ہے کہ سیکریٹریٹ میں تنخواہوں کے مجموعی اسکیل کے اطلاق کے سلسلہ میں بلوچستان کی سابق انتظامیہ نے نچلے درجے کے ملازمین میں جو مدت سے متنازعہ تھا اسے ہم نے ختم کر دیا ہے ۔

وزیر مالیات ۔ جناب اسکے ساتھ انہوں نے کہا ہے کہ امکانات کا جائزہ لیا جائے تو ہم امکانات کا جائزہ لے رہے ہیں ۔ اگر وہ کوئی اور بات پوچھتے ہیں تو میں اسکا جواب دوں ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔ اگر جام صاحب کی یقین دہانی سے آپ مطمئن نہیں تو اگلا سوال پوچھیں ۔

نمبر ٦۵۴ ۔ میر صابر علی بلوچ ۔ کیا وزیر مالیات ازراہ کرم بتلائیں گے کہ ۔

(۱) کیا یہ حقیقت ہے کہ جون ۱۹۷۳ء میں گورنر بلوچستان نے یہ فیصلہ صادر کیا تھا کہ بلوچستان اور بی ۔ ایس ۔ یو کے منسٹریل سروس کے ملازمین کو وہی پے اسکیل دیئے جائیں جو یکم دسمبر ۱۹۶۲ء سے مغربی پاکستان سیکرٹیریٹ سروس کے ملازمین کے لئے منظور کیے گئے تھے ۔

(۲) اگر جز (۱) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا یہ حقیقت ہے کہ صوبہ کے محکمہ مالیات اور کمپٹرولر بلوچستان نے ابتک کئی ایسے ملازمین کے معاملات کا فیصلہ نہیں کیا جو مذکورہ فیصلہ کے مطابق سیکرٹریٹ پے سکیل کے مستحق تھے ۔

(۳) اگر جز (۲) کا جواب اثبات میں ہے تو کتنے ایسے معاملات التوا میں رکھے گئے ہیں ۔ ابتک فیصلہ نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں اور کب تک ان پر فیصلہ ہوجانے کی امید کی جاسکتی ہے ۔

(۴) کیا یہ حقیقت ہے کہ بلوچستان منسٹریل سروس ایسوسی ایشن نے جز (۱) پر صحیح عملدرآمد کرنے کے سلسلہ میں آرڈیننس XIII مجریہ ۱۹۷۱ء کے شیڈول کی طرف رجوع کرنے کے لئے تحریری وزبانی محکمہ مالیات کی خدمت میں کئی بار التجا کی ۔

(۵) اگر (۴) کا جواب اثبات میں ہو تو پھر محکمہ مالیات کو کیوں یہ ہدایات نہیں کی جاتی کہ مذکورہ آرڈیننس کے شیڈول کو مدنظر رکھکر التوا میں رکھے گئے معاملات کا فوری فیصلہ کرے ۔

وزیر مالیات ۔

(۱) گورنر بلوچستان نے فیصلہ کیا تھا کہ بلوچستان ایڈمنسٹریشن / بی ۔ ایس ۔ یو کے پرانے ملازمین کو کہ

سیکرٹیریٹ پے سکیل کے حقدار نہیں ہیں ۔ پھر بھی ان ملازمین کو جو کہ $\frac{1}{55}$۱۲ کو مستقل تھے یا مستقل اسامیوں پر عارضی طور پہ کام کر رہے تھے ۔ یہ پے سکیل دے دیا جائے ۔ لہذا اس بارے میں کمپٹرولر سمیت تمام متعلقین کو ہدایات جاری کر دی گئی تھیں ۔

(۲) کوئی اس نوعیت کا انفرادی کیس التواء میں نہیں پڑا ہے ۔

(۳) (ایضاً)

(۴) ہاں ۔ جیسا کہ بتایا گیا ہے کہ یہ پے سکیل ان ملازمین کو جو کہ $\frac{1}{55}$۱۲ کو مستقل تھے یا اسامیوں پر عارضی طور پہ کام کر رہے تھے دیا گیا ہے ۔ لہذا آرڈیننس نمبر XIII مجریہ ۱۹۷۱ء اس کیس میں لاگو نہیں ہے ۔

(۵) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

مسٹر صابر علی بلوچ ۔ جناب والا ! سوال کیوں پیدا نہیں ہو سکتا ۔ وزیر صاحب فرماتے ہیں کہ اس نوعیت کا کوئی کیس التواء میں نہیں پڑا ۔ اس وقت میرے ہاتھ میں ۱۷ آدمیوں کے نام ہیں جن کے کیس التواء میں پڑے ہیں ۔

وزیر مالیات ۔ جناب والا ! محکمہ نے مجھے یہ اطلاعات فراہم کی تھی اگر یہ نام معزز ممبر مجھے دے دیں تو میں یقین دلاتا ہوں کہ اسکی تحقیقات کرونگا ۔

مسٹر صابر علی بلوچ ۔ جناب عالی ! جب سیکرٹیری آپ کو غلط اطلاع دے سکتے ہیں ان کی بیوروکریٹک ذہنیت ابھی نہیں گئی تو یہ عام آدمیوں سے کیا سلوک کرتے ہوں گے ۔ اس قسم - - شور . .

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔ مسٹر صابر ! طریقہ یہ ہے کہ اگر آپ کو غلط اطلاع فراہم کی جائے

تو آپ باقاعدہ تحریک استحقاق پیش کریں اس پر غور کیا جائے گا اور جو غلط اطلاعات مہیا کرتے ہیں اُن کے خلاف مناسب کارروائی کی جائے گی ۔

مسٹر صابر علی بلوچ ۔ اچھا میں تحریک استحقاق پیش کروں گا ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔ اگلا سوال ۔

***۶۵۵ ۔ صابر علی بلوچ** ۔ کیا وزیر مالیات از راہ کرم تبلائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ بلوچستان کے نان سیکریٹریٹ محکموں اور دفتروں میں جو سپرنٹنڈنٹ ۵۲۵-۴۴-۴۲۵ کے اسکیل میں ہیں ان کو قومی پے سکیل نمبر ۱۶ نہیں دیا گیا ۔ حالانکہ اس اسکیل والے سپرنٹنڈنٹ جو سیکریٹریٹ میں ہیں انہیں قومی پے اسکیل نمبر ۱۶ دیا گیا ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ملازمین کے اس طبقے کے ساتھ یہ امتیازی سلوک کیوں کیا گیا ہے ۔ اور کب تک حکومت ان کو سکیل نمبر ۱۶ دے کر ان کی جائز حق رسی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔

وزیر مالیات ۔

(الف) سیکریٹریٹ اور نان سیکریٹریٹ کے سپرنٹنڈنٹوں کے پے سکیل میں حکومت مغربی پاکستان کے وقت سے فرق ہے اور حکومت بلوچستان نے بھی یہی طریقہ اپنایا ہے ۔

(ب) معاملہ حکومت کے زیر غور ہے اور ابھی تک کوئی حتمی فیصلہ نہیں کیا گیا ہے ۔ بلوچستان چونکہ ایک غریب صوبہ ہے اس لئے سب سے آخر میں کوئی فیصلہ کرے گا ۔

مسٹر صابر علی بلوچ ۔ ضمنی سوال ۔ جناب والا! سیکریٹریٹ کے اسسٹنٹ کی بنیادی تنخواہ ۲۷۵ روپے ہے اور نان سیکریٹریٹ کے اسسٹنٹ کی تنخواہ ۲۰۰ روپے سے شروع ہوتی ہے یہ ۵۰۰ چھوٹے ملازمین کی زندگی کا مسئلہ ہے اور ان کے بچوں کے مستقبل کا مسئلہ ہے ۔ اگر یہاں پر ایک سیکریٹری دو لاکھ کی گاڑی

رکھ سکتا ہے تو . . . .

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - مسٹر آپ ضمنی سوال پوچھیے۔

قائد ایوان - میں نہیں سمجھا کیا اطلاعات صحیح نہیں ہیں ؟

مسٹر صابر علی بلوچ - جام صاحب میرا کوئی سیکرٹری نہیں ہے میں خود اطلاعات حاصل کرتا ہوں۔

مسئلہ استحقاق پر مجلس برائے قواعد انضباط کار و استحقاقات کی رپورٹ

قائد ایوان - جناب میں آپ کی اجازت سے استحقاق کا جو مسئلہ ۱۰ جون ۱۹۷۴ء کو اٹھایا گیا تھا اور کمیٹی کے سپرد کیا گیا تھا۔ اس پر مجلس برائے قواعد انضباط کار و استحقاقات کی رپورٹ پیش کرتا ہوں۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - مجلس برائے قواعد انضباط کار و استحقاقات کی رپورٹ پیش ہوئی۔

وزیر مالیات - جناب والا ! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ -
مجلس قواعد انضباط کار و استحقاقات کی رپورٹ پر غور کیا جائے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - تحریک یہ ہے کہ
مجلس برائے قواعد انضباط کار و استحقاقات کی رپورٹ پر غور کیا جائے ۔

(تحریک منظور ہو گئی)

ضمنی بجٹ برائے سال ۷۴-۱۹۷۳ء

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ اب وزیر مالیات سال ۷۴-۱۹۷۳ء کا ضمنی بجٹ پیش کریں۔

وزیر مالیات۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب عالی!

عالیجناب گورنر صاحب نے ۳۰ جون ۱۹۷۳ء کو سال رواں ۷۴-۱۹۷۳ء کے سالانہ بجٹ کی تصدیق کر دی تھی۔ اگرچہ یہ کوشش کی گئی تھی کہ سال بھر کے تمام متوقع اخراجات بجٹ میں شامل ہوں لیکن دوران سال بجٹ کے اعلان کے بعد قومی اور صوبائی سطح پر کئے گئے کئی غیر معمولی فیصلوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اضافی اخراجات ضروری ہو گئے لہٰذا میں معزز اسمبلی کے سامنے اس سال یعنی ۷۴-۱۹۷۳ء کے لئے ضمنی بجٹ پیش کر رہا ہوں۔

یہ ضمنی بجٹ دو کروڑ تیرہ لاکھ پندرہ ہزار آٹھ سو پینسٹھ روپے پر مشتمل ہے جس میں سے اکیس لاکھ سولہ ہزار ایک سو پچھتر روپے (۲۱،۱۶،۱۷۵/-) مالی مدمیں جاری خرچ (RECURRING EXPENDITURE) کے طور پر ہے اور ایک کروڑ ستانوے لاکھ ستائیس ہزار ایک سو ستر روپے (۱،۹۷،۲۷،۱۷۰/-) غیر جاری رقم (خرچ) ہے۔ اس سال رواں میں اس متوقع اضافی خرچ کو مدنظر رکھتے ہوئے مرکزی حکومت سے درخواست کی گئی تھی کہ اتنی ہی رقم بطور امداد اس صوبے کو فراہم کرے تاکہ اس کمی کو پورا کیا جا سکے۔

اس ضمنی بجٹ میں بڑی مدوں کے تحت آٹھ مطالباتِ زر پیش کئے گئے ہیں ان کی تفصیلات ذیل تشریحی یادداشتوں میں دی گئی ہیں اب میں خرچ کی بڑی بڑی مدوں کی تشریح کروں گا۔

۱- مہنگائی الاؤنس بشرح ۳۵/- روپے ماہوار

جو کہ یکم اگست ۱۹۷۳ء سے منظور کیا گیا ہے ۔ خرچ ۔/۲،۲۱،۸۰۵ روپے

افراط زر جو کہ باہر سے درآمد ہوئی ہے اور قیمتوں میں غیر معمولی اضافوں کی وجہ سے یہ ضروری ہو گیا تھا کہ کم تنخواہ پانے والے ملازمین کو کچھ امداد فراہم کی جائے تاکہ انہیں کچھ سہولت میسر ہو۔ مرکزی حکومت اور دوسری صوبائی حکومتوں کے فیصلے کے مطابق حکومت بلوچستان نے بھی یہ فیصلہ کیا کہ مورخہ یکم اگست ۱۹۷۳ء سے مہنگائی الاؤنس بشرح ۔/۲۵ روپے ماہوار منظور کیا جائے کیونکہ یہ اہم فیصلہ مرکزی حکومت نے سال رواں کے بجٹ کی منظوری کے بعد کیا تھا اس لئے اس اضافی خرچ کو ضمنی بجٹ میں ظاہر کیا گیا تھا یہ بھی دیکھا جائیگا کہ سائر مد (contingency) کے خرچ میں بھی اضافہ ہوا ہے یہ اس لئے کہ وہ ملازمین جن کی تنخواہ سائر مد (contingency) سے ادا کی جاتی ہے ان کو بھی یہ مہنگائی الاؤنس ادا کیا گیا ہے ۔

۲۔ سفر خرچ کے قواعد میں ترمیم ۔/۱،۴۸،۵۰۰ روپے

سفر خرچ کے قواعد اور اس کے تحت شرح کافی عرصہ پہلے مقرر کئے گئے تھے اور جنکی شرح آجکل کے سفر خرچ کے لئے ناکافی تھی جس وجہ سے ترقیاتی وغیر ترقیاتی کاموں کی دیکھ بھال تسلی بخش طور پر نہیں ہو سکتی تھی ۔ مرکزی اور دوسری صوبائی حکومتوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اس حکومت نے بھی یہ فیصلہ کیا کہ سفری خرچ کے قواعد میں ترمیم کی جائے ۔ اس کی وجہ سے مختلف مدوں کے تحت خرچ میں اضافہ کرنا ضروری ہو گیا جس سے اخراجات بڑھ گئے ۔

۳۔ زرعی تحقیقاتی ادارے کی سکیمیں جو امدادی رقم سے پوری کی جاتی ہیں۔

خرچ :- ۔/۴،۵۱،۶۵۰ روپے

کچھ تحقیقاتی سکیمیں مثلاً پستہ ، انگور اور زعفران کی تحقیقاتی سکیمیں جو کہ زرعی تحقیقاتی ادارے نے منظور کی تھیں اور جن کا خرچ امدادی رقم سے پورا کیا جانا تھا لیکن امدادی رقم بروقت سال کے شروع میں موصول نہ ہونے کی وجہ سے ان سکیموں کے لئے کوئی رقم مخصوص نہ کی گئی تھی ۔ اب تحقیقاتی ادارے کی رقم موصول ہو گئی ہے جو کہ صوبائی حکومت کے حساب میں جمع کرا دی گئی ہے ۔ ان سکیموں کو اب بجٹ کے خرچ کی مد میں ظاہر کرنا ضروری ہے ۔

۴۔ ایک سو پچاس بلڈوزروں کی خریداری اور ان پر کسٹم محصول اور لانے کا خرچہ مبلغ ۱۲۶ لاکھ روپے (ایک کروڑ ۲۶ لاکھ روپے)

موجودہ سال کے دوران اس صوبے کے لئے وفاقی حکومت نے اٹلی کے قرضہ سے بلڈوزر خریدنے کے لئے ۱۲۶ لاکھ روپے کی رقم مخصوص کی ہے۔ یہ رقم بھی ضمنی بجٹ میں شامل کی گئی ہے اور یہ بلڈوزر صوبے میں کاشتکاری کو ترقی دینے میں مفید ثابت ہوں گے۔

۵۔ زائد رقم برائے مرمت عمارات و شاہرات مبلغ ۶۲ لاکھ روپے۔

یہ زائد رقم برائے مرمت شاہرات وعمارات اس لئے ضروری ہو گئی ہے کہ ملک میں روپے کی قیمت کم ہو جانے کی وجہ سے تمام اشیاء کی قیمتیں بہت بڑھ گئیں اور غیر متوقع سیلاب، بارش اور برفباری کی وجہ سے یہ کام ضروری ہو گیا ہے۔

۶۔ محکمہ پولیس کے لئے وائرلیس کی خریداری کے لئے مبلغ ۱۸ لاکھ روپے

جیسا کہ ظاہر ہے کہ صوبے میں مواصلات کا سلسلہ نہایت ہی غیر تسلی بخش ہے اور محکمہ پولیس کو نظم ونسق کی بحالی کے لئے اپنے ہیڈ کوارٹر سے رابطہ قائم کرنے میں دشواریاں پیش آتی تھیں۔ وفاقی حکومت نے ۱۸ لاکھ روپیہ زرمبادلہ میں وائرلیس کے آلات کی خریداری کے لئے دیئے ہیں، یہ اخراجات بھی ضمنی بجٹ میں دکھائے گئے ہیں۔

۷۔ بلوچستان میں تین کمشنری (ڈویژن) قائم کرنے پر مبلغ ۶ لاکھ ۸۵ ہزار ۲۰۴ روپے کے اخراجات

سے صوبے میں نظم ونسق کی بہتری کے لئے تین ڈویژن کوئٹہ، سبی اور قلات بنائے گئے ہیں، سابق نیپ (NAP) حکومت نے اپنی منشا کے مطابق کمشنریوں کو ختم کر دیا تھا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ انتظامیہ قطعی طور پر کمزور پڑ گئی اور دور دراز اضلاع سے شکایات سیکریٹریٹ میں موصول ہونے لگیں لہذا ہم نے دو کی بجائے تین ڈویژن قائم کئے۔ تیسرا سبی ڈویژن ہے تاکہ یہاں عوام اپنے قریبی انتظامیہ سے رجوع کر سکیں اور مستفید ہو سکیں۔

۸۔ بلوچستان میں علیحدہ پبلک سروس کمیشن کے قیام پر مبلغ ۲۷ ہزار ۰۷۴ روپے خرچ

اس سے پہلے سندھ اور بلوچستان کا مشترکہ پبلک سروس کمیشن تھا چونکہ ہمارے بھرتی اور دوسرے معاملوں میں اکثر تاخیر ہوتی تھی لہذا ہم نے اپنا خود مختار پبلک سروس کمیشن قائم کیا ہے۔

جناب عالی! اب میں اس ضمنی بجٹ مالی سال ۷۴-۱۹۷۳ء کا گوشوارہ (STATEMENTS) برائے منظوری پیش کرتا ہوں۔

(تالیاں)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ ضمنی بجٹ پیش ہوا اب اسمبلی کی کارروائی کل صبح دس بجے تک ملتوی کی جاتی ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس دس بجکر پچاس منٹ پر بروز پنجشنبہ ۱۴ جون ۱۹۷۳ء کو دس بجے صبح تک کیلئے ملتوی کیا گیا)